مولانا کرم الدین سلفیؒ

# رکعات تراویح کی صحیح تعداد

## علمائے احناف کی نظر میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"من احبّ سنّتی فقد احبّنی و من احبّنی کان معی فی الجنۃ"۔** (مشکوٰۃ ص ۳۰ بحوالہ ترمذی)

یعنی "جس نے میری سنت سے پیار کیا (عمل کیا) اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے مجھ سے پیار کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا"۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

**"وانّ اقتصادا" فی سبیل وسنّۃ خیر من اجتہاد فی خلاف سبیل وسنّۃ فاحرصوا ان تکون اعمالکم علیٰ منہاج الانبیاء وسنّتہم"۔** (الجامع الفرید' یعنی "مجموعہ رسائل شیخ محمدؒ بن عبدالوہابؒ" ص ۶۷۶)

"بیشک (مومنین کے) راستہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے' ان کے خلاف میں زیادہ کوشش کرنے سے' لہٰذا حرص کرو کہ تمہارے اعمال انبیاء علیہم السلام کے طریقہ اور سنت کے موافق ہوں"۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رکعاتِ تراویح:

۱۔ **"عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن انّہ' سال عائشۃؓ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یزید فی رمضان ولا فی غیرہٖ علیٰ احدیٰ عشرۃ رکعۃ"۔** (بخاری ص ۱۵۴)

"حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نمازِ (تراویح) کے متعلق دریافت کیا تو

انہوں نے فرمایا کہ آپؐ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے"۔

۲۔"عن جابرؓ قال صلّی بنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی لیلۃ ثمان رکعات والوتر"۔ (مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۵)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو باجماعت آٹھ رکعت (تراویح) پڑھائیں اور اس کے بعد وتر پڑھے"۔

۳۔"وعنہ جاء ابیّ ابن کعب فی رمضان فقال یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کان منّی اللیلۃ شئ قال وما ذاک یا ابیّ؟ قال نسوۃ داری قلن انا لا نقرأ القران فنصلّی خلفک بصلوتک فصلّیت بھنّ ثمان رکعات فسکت عنہ وکان شبہ الرّضاء"۔ (مختصر قیام اللیل ص ۱۵۵)

"حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابیّ بن کعبؓ رمضان میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' یا رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلم) آج رات ایک بات ہو گئی ہے' آپؐ نے فرمایا: اے ابیّ وہ کیا ہے؟ عرض کی: گھر کی عورتوں نے کہا' ہم قرآنِ مجید نہیں پڑھ سکتیں۔ ہم آپ کے پیچھے نمازِ (تراویح) پڑھنا چاہتی ہیں۔ میں نے انہیں آٹھ رکعت (اور وتر) پڑھا دیں' آپؐ نے سکوت فرمایا' خاموشی دلیلِ رضا است"۔

## حکم فاروقی رضی اللہ عنہ:

"عن السائب بن یزید انّہ قال امر عمر بن الخطابؓ ابیّ بن کعب وتمیما الدّاری ان یقوما للنّاس باحدٰی عشرۃ رکعۃ"۔ (مؤطا امام مالکؒ ص ۹۸ (نور محمد کراچی) مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۷ (سانگلہ ہل)

"حضرت سائب بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ابیّ ابنِ کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ گیارہ رکعت (تراویح) بمعہ وتر پڑھایا کریں"۔

گیارہ رکعت تراویح مع وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بہا طریقہ تھا' اور حضرت عمرؓ نے بھی صحابہ کرامؓ کو گیارہ رکعت تراویح پڑھنے کا ہی حکم دیا تھا۔ لہٰذا محققین احناف اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے---- ملاحظہ ہو:

### ۱۔ امام محمدؒ

امام محمدؒ' امام ابوحنیفہؒ کے ارشد تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں' حنفی مذہب کا زیادہ تر دارومدار

امام محمدؒ کی تصانیف پر ہے' اور ان تصانیف سے موطا امام محمدؒ کو خاص امتیاز حاصل ہے' امام محمدؒ نے اسی موطا میں ایک عنوان قائم کیا ہے: "باب قیام شهر رمضان" (ص ۱۳۸)

اس پر مولانا عبدالحی حنفیؒ نے لکھا ہے:

"ویسمّی التراویح"۔ یعنی "قیامِ شہرِ رمضان کو تراویح کہتے ہیں"۔ (وکذا فی نصب الرایۃ ج ۲' ص ۱۵۲' وشرح مسلم ج ۱' ص ۲۵۹' وتنویر الحوالک ج ۱' ص ۱۳۵' والتعلیق الصبیح ج ۲' ص ۱۰۴ وغیرها)

تراویح کی تعدادِ رکعات بیان کرنے کے لئے امام محمدؒ نے حضرت عائشہؓ کی مشہور حدیث ذکر کی ہے:

"ما کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم یزید فی رمضان ولا فی غیرہٖ علیٰ احدیٰ عشرۃ رکعۃً" (ص ۱۳۸)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"۔

اور صفحہ ۱۳۹ پر لکھتے ہیں:

"وبهٰذا کلّہٖ نأخذ"

یعنی "ان حدیثوں پر ہمارا عمل و اعتقاد ہے"۔

اور بیس رکعت تراویح کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا۔ اس سے صاف ظاہر اور واضح ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک تراویح گیارہ رکعت مع وتر ہی سنتِ نبویؐ ہے۔ "وبهٰذا کلّہٖ نأخذ" سے مترشح ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک بھی یہی ہے' کیونکہ امام ابوحنیفہؒ سے بیس رکعت تراویح صحیح سند سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

## ۲۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عینی حنفیؒ لکھتے ہیں:

۲۔ "فان قلت لم یبیّن فی الروایات المذکورۃ عدد الصّلٰوۃ التی صلّاها رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم فی تلک اللیالی۔ قلت روی ابن خزیمۃ وابن حبان من حدیث جابر رضی اللّٰہ عنه قال صلّٰی بنا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه

**وسلّم فی رمضان ثمان رکعات ثمّ اوتر"۔** (عمدۃ القاری' شرح بخاری ج ۷' ص ۱۷۷ طبع منیریہ)

یعنی "اگر تو سوال کرے کہ "بخاری" کی ان روایتوں میں' جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازِ تراویح پڑھانے کا ذکر ہے' رکعتوں کی تعداد بیان نہیں کی گئی ہے ---- تو اس کے جواب میں میں کہوں گا کہ صحیح ابنِ خزیمہؒ اور صحیح ابنِ حبانؒ نے حضرت جابرؓ کی حدیث روایت کی ہے' حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے (ان تین) راتوں میں ہم صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعتیں پڑھائی تھیں اور وتر"۔

## ۳۔ ابنِ ہمام حنفیؒ

ابنِ ہمامؒ فتح القدیر شرح الہدایۃ ص ۳۳۴' ج ۱ طبع مصر ص ۱۹۸' ج ۱ طبع نو لکشور پر لکھتے ہیں:

۳۔ **"انّ قیام رمضان سنّۃ احدٰی عشرۃ رکعۃ بالوتر فی جماعۃ فعلہ علیہ السّلام"۔** (وایضاً "مسک الختام ص ۲۸۸' ج ۱)

یعنی "قیامِ رمضان' تراویح گیارہ رکعت مع وتر سنت ہے' جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ ادا کیا"۔

۴۔ **"وفی فتح القدیر انّ الثمانیۃ منہا سنّۃ متوکّدۃ وما بقی فمستحب"۔**

(حاشیہ فیض الباری ص ۴۲' ج ۲ انور شاہ کشمیریؒ)

یعنی "آٹھ رکعت تراویح سنتِ موکدہ ہے' باقی مستحب ہے"۔

۵۔ فتح القدیر ص ۱۹۸ ج ۱ میں لکھتے ہیں:

**"وظاہر کلام المشائخ انّ السنّۃ عشرون ومقتضی الدّلیل ما قلنا"۔**

**(وایضاً "مرقاۃ ص ۱۷۵' ج ۱ طبع قدیم)**

"ہمارے مشائخ کے ظاہر کلام سے بیس رکعت سنت معلوم ہوتی ہیں' لیکن دلیل کے لحاظ سے گیارہ رکعت مع وتر ہی صحیح ہے"۔

## ۴۔ ابنِ نجیم حنفیؒ

ابنِ نجیم حنفی بحرالرائق ص ۶۷' ج ۲ پر لکھتے ہیں (ایک طبع میں ص ۲/۶۶ ہے):

"وقد ثبت ان ذلک کان احدٰی عشرۃ بالوتر کما ثبت فی الصحیحین من حدیث عائشۃ فاذن یکون المسنون علٰی اصول مشائخنا ثمانیۃ منہا والمستحب اثنتا عشرۃ"۔ (وایضاً "مسک الختام ص ۲۸۸' ج۔۱)

"ہمارے مشائخ کے اصول کے مطابق آٹھ رکعت تراویح سنت ہے' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مع وتر گیارہ رکعت تراویح ہی ثابت ہے' جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان و غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے' اور بارہ مستحب ہے"۔

## ۵۔ملاّ علی قاری حنفیؒ

۷۔ ملاّ علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں:

"ان التراویح فی الاصل احدٰی عشرۃ رکعۃ فعلہ علیہ السلام"۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ص۱۱۵' ج۱ بحوالہ مرقاۃ)

یعنی "تراویح درحقیقت گیارہ رکعت (سنت) ہے' جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی ہے"۔

۸۔"فانہ صح عنہ انہ صلّٰی بہم ثمان رکعات والوتر"۔ (مرقاۃ الفاتیح ص ۱۷۴' ج۔۲)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعات (تراویح) پڑھائی تھیں' اور وتر"۔

۹۔"وفی صحیحی ابن خزیمۃ وابن حبان انہ صلّٰی بہم ثمان رکعات والوتر"۔ (مرقاۃ للفاتیح ص ۱۷۵' ج۔۲)

"صحیح ابنِ خزیمۃ اور صحیح ابنِ حبان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعات (تراویح) پڑھائی تھیں' اور وتر"۔

## ۶۔علامہ زیلعی حنفیؒ

علامہ زیلعی حنفیؒ بیس رکعات والی حدیث کو ضعیف قرار دے کر لکھتے ہیں:

۱۰۔"ثمّ انّہ مخالف للحدیث الصّحیح عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن انّہٗ سال عائشۃ کیف کانت صلٰوۃ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی رمضان قالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہٖ علٰی احدٰی عشرۃ رکعۃ۔"(نصب الرایہ ص ۱۵۳ ج۔۲ مطبوعہ مجلسِ علمی)

یعنی "بیس رکعت والی حدیث ضعیف ہونے کے علاوہ صحیح حدیث کے مخالف بھی ہے' اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"۔

۱۱۔نیز لکھتے ہیں:

"وعند ابن حبان فی صحیحہٖ عن جابر بن عبداللّٰہ انّہٗ علیہ السّلام فصلّٰی بھم فی رمضان ثمان رکعات واوتر"۔ (نصب الرایہ ص ۱۵۲' ج۔۲)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر"۔

## ۷۔احمد طحطاوی حنفیؒ

طحطاویؒ لکھتے ہیں:

۱۲۔"انّ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لم یصلّھا عشرین بل ثمانیا"۔ (طحطاوی حاشیہ درِمختار ص ۲۹۵' ج۔۱)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس تراویح نہیں پڑھیں' بلکہ آٹھ رکعات پڑھی ہیں"۔

۱۳۔ وہم در طحطاوی بعد نقل کلام فتح القدیر مثل کلام بحر الرائق گفتہ' یعنی"فاذن یکون المسنون علٰی اصول مشائخنا ثمانیۃ والمستحب اثنا عشر"۔ (مسک الختام ص ۲۸۸' ج۔۱)

## ۸۔علامہ شامیؒ

۱۴۔"انّ مقتضی بالدلیل کون المسنون منھا ثمانیۃ والباقی مستحبا"۔ (الرد المحتار شامی ص ۴۹۵' ج۔۱)

یعنی "دلیل کے لحاظ سے آٹھ رکعت تراویح سنت ہے، اور باقی مستحب ہیں"۔

## ۹۔ سید احمد حموی حنفیؒ

احمد حمویؒ حاشیہ الاشباہ میں لکھتے ہیں:

۱۵۔ "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصلہا عشرین، بل ثمانیا"۔ (ص ۹)

"بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح بیس رکعت نہیں پڑھی، بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے"۔

## ۱۰۔ ابو السعود حنفیؒ

ابو السعود حنفیؒ شرح کنز ص ۲۶۵ میں لکھتے ہیں:

۱۶۔ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصلہا عشرین بل ثمانیا"۔

"اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح بیس رکعت نہیں پڑھی، بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے"۔

## ۱۱۔ مولوی محمد احسن نانوتوی حاشیہ کنز الدقائق ص ۳۶ پر لکھتے ہیں:

۱۷۔ "لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصلہا عشرین، بل ثمانیا"۔

"اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت نہیں پڑھی، بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے"۔

## ۱۲۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ص ۲۵۱، ج ۱ پر ہے:

۱۸۔ وکان یصلی بہم ثمان رکعات"۔

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعات (تراویح) پڑھاتے تھے۔"

## ۱۳۔ ابوالحسن شرنبلالیؒ لکھتے ہیں:

۱۹۔ "ثبت انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالجماعۃ احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر"۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۲۴۷)

"ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ گیارہ رکعت مع وتر تراویح پڑھائی تھیں"۔

فتاویٰ شرنبلالیہ میں ہے :

۲۰۔"الّذی فعلہ علیہ السّلام بالجماعۃ احدٰی عشرۃ رکعۃ بالوتر وما روی انّہٗ کان یصلّی عشرین سوی الوتر فضعیف"۔

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف گیارہ رکعت مع وتر بالجماعت پڑھائی ہیں، اور بیس کی روایت ضعیف ہے (صحیح نہیں ہے)۔"

## ۱۴۔شیخ عبدالحق دہلویؒ

۲۱۔"والصّحیح ما روتہ عائشۃ انّہٗ صلّی احدٰی عشرۃ رکعۃ کما ھو عادتہ فی قیام اللّیل ما ثبت بالسّنّۃ"۔ (ص ۲۹۴)

یعنی "صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت (تراویح) پڑھی ہیں، جیساکہ رات کے قیام میں آپؐ کی علوت شریفہ تھی"۔

۲۲۔"وتحقیق آنست کہ صلاۃ آنحضرتؐ در رمضان ہمان نماز معتاد اوبود و یازدہ رکعت کہ دائم درتہجد می گزارد، چنانچہ معلوم گردد"۔ (مدارج النبوۃ ص ۴۶۵، ج۔۱)

یعنی "صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (تراویح) گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے، جو کہ تہجد میں ہمیشہ پڑھتے تھے"۔

## ۱۵۔نفحاتِ رشیدی میں ہے :

۲۳۔"زیرا کہ ثابت شدہ است از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نیفزود بریازدہ رکعت باوتر چیزی نہ در رمضان و نہ در غیرآں۔" (مسک الختام ص ۲۸۹، ج۔۱)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپؐ نے گیارہ رکعت سے زیادہ (تراویح) نہیں پڑھی ہیں، وتر کے ساتھ --- نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں۔"

## ۱۶۔مولانا عبدالحی لکھنوی حنفیؒ

مولانا عبدالحی لکھتے ہیں :

۲۴ ۔"وما العدد فروی ابن حبان وغیره انّهٗ صلّی بهم فی تلک اللیالی ثمان رکعات وثلاث رکعات وترا ۔" (عمدۃ الرعایۃ ص ۲۰۷ ج۔۱)

یعنی "تراویح کی تعداد کے بارہ میں امام ابنِ حبان اور اس کے غیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین راتوں میں صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعات اور تین وتر (نماز تراویح) پڑھائی تھی"۔

اور "التعلیق المجد" ص ۱۳۸ میں اس حدیث کو "وھٰذا اصح" (یہ حدیث زیادہ صحیح ہے) کہا ہے!

۲۵ ۔"والحاصل انّهٗ سئل عن صلاۃ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی تلک اللیالی انّها کم کانت فالجواب انّها ثمان رکعات لحدیث جابرؓ" (تحفۃ الاخیار ص ۲۸ طبع مصطفائی لکھنئو)

۲۶ ۔ "سئلت فی سنة ۱۲۸۶ الستّ والثّمانین بعد الف والمائتین من الهجرة عمّن صلّی التّراویح ثمان رکعات اقتداءً بما روی ابن حبان وغیره انّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّما صلّی فی اللیالی الثّلاث فی رمضان باحدٰی عشرة مع الوتر ثلاث رکعات هل یکون تارکًا للسّنّة۔ فاجیب بجواب بما محصّلهٗ انّ جمهور الاصولیّین یعرفون السّنّة بما واظب علیه الرّسول فحسبُ فعلٰی هٰذا التّعریف یکون السّنّة هو ذٰلک القدر المذکور"۔ (حاشیہ ہدایہ ص ۱۵۱ ج۔۱ قرآن محل کراچی)

خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تراویح گیارہ رکعت مع وتر ہے اور بس! کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو رمضان کی تین راتوں میں گیارہ رکعت تراویح مع وتر پڑھائی تھیں"۔

۱۷۔مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندیؒ لکھتے ہیں :

۲۷ ۔"ولا مناص من تسلیم انّ التّراویح علیه السّلام کانت ثمانیة رکعات ولم یثبت فی روایة من الرّوایات انّهٗ علیه السّلام صلّی التّراویح والتّهجّد علیٰحدة فی رمضان"۔ (العرف الشذی ص ۳۰۹ (بعض طبع میں ص ۳۲۹ ہے)

یعنی "یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ

رکعات تھیں۔ اور قطعاً" کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپؐ نے تراویح اور تہجد کو رمضان میں علیحدہ علیحدہ پڑھا ہو"۔

۲۸۔"فصح عنہ ثمان رکعات وامّا عشرون فھو عنہ علیہ السّلام بسند ضعیف وعلیٰ ضعفہ اتفاق"۔ (العرف الشذی ص ۳۰۹)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعات تراویح صحیح ہیں اور بیس کی تعداد ضعیف ہے' اور اس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے"۔

۲۹۔"ثمّ انّ التراویح لم یثبت مرفوعًا ازید من ثلاث عشرۃ رکعۃ"۔ (فیض الباری ص ۴۲۰' ج۔۱)

۳۰۔"اذا التراویح التی صلّاھا صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی رمضان بھم کانت احدٰی عشرۃ رکعۃ کما عند ابن خزیمۃ و محمد بن نصرٍ وابن حبان عن جابر ثمان رکعات و اوتر"۔ (کشف الستر ص ۲۷)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو رمضان میں گیارہ رکعت تراویح پڑھائی تھیں' جیسا کہ ابنِ خزیمہؒ' محمد بن نصرؒ' ابنِ حبانؒ نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ آٹھ رکعت اور وتر"۔

## ۱۸۔مولانا احمد علیؒ

۳۱۔ مولانا احمد علی سہارنپوری حنفیؒ لکھتے ہیں:

"انّ قیام رمضان سنّۃ احدٰی عشرۃ رکعۃ بالوتر فی جماعۃ فعلہ علیہ السّلام"۔ (حاشیہ بخاری ص ۱۵۴' ج۔۱)

یعنی "قیامِ رمضان (تراویح) گیارہ رکعت مع وتر سنت ہے' جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ ادا کیا ہے"۔

۳۲۔عین الہدایۃ ص ۵۶۲ پر ہے:

"تراویح صحیح حدیث سے مع وتر کے گیارہ رکعت ہی ثابت ہیں"۔

۳۳۔"والّذی فعلہ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بالجماعۃ احدٰی عشرۃ رکعۃ

بالوتر"۔ (امداد الفتاح' مفاتیح لاسرار التراویح ص ۹)

## ۱۹۔ رشید احمد گنگوہیؒ

آپ رسالہ "الحق الصریح" میں لکھتے ہیں:

۳۴۔ "گیارہ رکعت تراویح مع وتر سرورِ عالمؐ سے ثابت و موکد ہے"۔

## ۲۰۔ شاہ ولی اللہ المحدّث الدّہلویؒ

۳۵۔ "از فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یازدہ رکعت ثابت شدہ"۔ (مصفٰی شرح موطا فارسی مع مسوّی ص ۱۷۷' ج۔۱)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تراویح گیارہ رکعت ثابت ہیں"۔

## قارئینِ کرام!

آپ آٹھ رکعت تراویح کے بارے میں علماء حنفیہ کے ارشادات پڑھ آئے ہیں' اب بیس رکعت تراویح کے بارے میں بھی علماء امت' خاص کر علماء احناف کے فیصلے پڑھیے' پھر الانصاف اعدل الاوصاف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوچئے کہ فعلِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے افعال میں کہاں تک مطابقت اور موافقت ہے؟ بیس رکعت تراویح کے متعلق جو حدیث حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی جاتی ہے' اس کی سند کا مرکزی راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان ہے' جو بالاتفاق ضعیف اور غیر معتبر ہے۔ امام احمد بن حنبل (۱)' امام بخاری (۲)' امام مسلم (۳)' امام یحیٰی بن معین (۴) امام ابو داؤد (۵)' امام ترمذی (۶)' امام نسائی (۷)' امام ابو حاتم (۸)' امام جوزجانی (۹)' امام دولابیؒ (۱۰)' امام صالح بن جزرہؒ (۱۱)' امام ابو علی نیشاپوری (۱۲)' امام احوص غلابی (۱۳)' امام شعبہ (۱۴)' امام ابنِ سعدؒ (۱۵)' امام دار قطنی (۱۶)' امام عبداللہ بن مبارک (۱۷)' امام ذہبی (۱۸)' امام نووی (۱۹)' امام ابنِ حجر ہیثمی (۲۰)' امام بیہقی (۲۱)' امام ابنِ عبدالبر (۲۲)' امام ابنِ حجر عسقلانی (۲۳)' امام ابنِ عدی (۲۴) وغیرہم (رحمہم اللہ) نے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کو ضعیف کہا ہے' اور مجروح' جھوٹا اور غیر معتبر قرار دیا ہے۔

ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ص ۱۴۴' ج۔۱' نودی شرح مسلم ص۱۷' الفتاوٰی الکبرٰی لابنِ حجر الہیثمی ص ۱۹۵' ج۔۱' سبل السّلام ص ۱۰' ج۔۱' نیز حافظ ابنِؒ حجر نے الدرایہ ص ۱۲۳' فتح الباری ص

۱۵۸' علامہ سیوطیؒ نے تنویر الحوالک ص ۱۴۱'ج۔۱' علامہ زرقانیؒ نے زرقانی شرح موطا ص ۳۳۴' علامہ زرکشیؒ اور علامہ امیریمانیؒ نے سبل السلام ص ۱۰'ج۔۲' علامہ شوکانی نے نیل الاوطار ص ۵۸'ج۔۳' میں اس حدیث کو ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

## بیس رکعت والی حدیث اور احناف

ابنِ ہمام (۲۵) حنفی فتح القدیر ص ۱۹۸' ج۔۱' علامہ عینی عمدۃ (۲۶) القاری ص ۱۲۸'ج۔۱۱' امام زیلعی حنفی (۲۷) نصب الرایہ ص ۱۵۳'ج۔۲' ملا علی قاری (۲۸) حنفی مرقات ص ۱۷۵'ج۔۲' علامہ عبدالحی (۲۹) التعلیق الممجد ص ۱۴۱ ج' شاہ انور شاہ کشمیری (۳۰) العرف الشذی ص (۳۰۹)' ابو الطیب (۳۱) محمد بن عبدالقادر سندی حنفی شرح ترمذی ص ۴۲۳' ج۔۱' مولوی محمد زکریا (۳۲) اوجز المسالک ص ۳۹۷'ج۔۱ شیخ عبدالحق (۳۳)محدث دہلوی ماثبت بالسنۃ ص (۱۳۲)' علامہ محمد طاہر (۳۴) حنفی مجمع البحار ص ۷۷'ج۔۲' مولوی احمد علی سہارنپوری حنفی (۳۵) حاشیہ بخاری ص ۱۵۴'ج۔۱' شیخ محمد تھانوی حنفی (۳۶) حاشیہ نسائی مجتبائی ص ۲۴۸'ج۔۱' مفتی عزیز الرحمٰن مفتی دارالعلوم دیوبند فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ص ۲۴۱'ج۔۲' میں بیس رکعت والی حدیث کو ضعیف اور ناقابلِ عمل قرار دیتے ہیں ـــــ رحمہم اللہ تعالیٰ!

## حقیقت

چونکہ بیس رکعت تراویح کسی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ ہی حضرت عمرؓ کے قول و فعل سے ـــــــ لہٰذا ابوبکر محمد بن الولید الطرطوسی فرماتے ہیں:

"قال مالک والذی اخذ بہ فی نفسی فی قیام شہر رمضان الذی جمع عمرؓ علیہ الناس احدیٰ عشرۃ رکعۃ بالوتر وھی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

(کتاب الحوادث والبدع ص ۵۶ وعمدۃ القاری ص ۱۲۷ منیریہ)

ترجمہ: "امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ تراویح کے بارہ میں میں اپنے لئے اسی چیز کو اختیار کرتا ہوں' جس پر عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا تھا' یعنی گیارہ رکعت مع وتر پر' اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تراویح تھی"۔

دعا ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین!